
REGISTERED No 783
1931
LUCKNOW
OUDH PUNCH
1931
कीमत पेशगी
सालाना ५
छमाही ३
तिमाही २

پچھتر روپے انعام

[illegible] کی [illegible] ہوئی سفید کو [illegible] کی [illegible]
[illegible] موجود ہے آرام
[illegible]
[illegible] اور [illegible] کے نرگس [illegible] کا
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اکمل کشورر نمبر ۱۲ اپوسٹ [illegible]

شرائط ایجنسی

(۱) [illegible] پیشگی جمع کرنا ہوگا۔
(۲) [illegible] اودھ پنچ کے [illegible]
(۳) [illegible]
(۴) حساب دو [illegible] کرنا ہوگا [illegible] کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا۔
(۵) [illegible] واپس نہ ہوں گے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ملک کشمیر کے تحفے

[illegible]
[illegible]
[illegible]

المشتہر [illegible] چند چودھری والے
اودھ پور [illegible] جموں کشمیر دکان نمبر [illegible]

مستند مستورات اگرہ کا تحفہ

[illegible]
[illegible]

بینٹے گون یا اکسیر شاما

[illegible]

[illegible] اینڈ برادرس [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
گرانڈ [illegible] رنگون
سے طلب فرمائیں
(فرمائش کے وقت [illegible] لکھیں)

توجہ مطلب

(۱) اودھ پنچ [illegible] نہیں ہوتے۔ [illegible] اودھ پنچ [illegible]
[illegible]
(۲) [illegible]

(قواعد و ضوابط)

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہر حال پیشگی لی جاتی ہے۔
(۲) [illegible] سالانہ قیمت [illegible]
(۳) [illegible]
(۴) [illegible]
(۵) [illegible] اودھ پنچ [illegible] پالیسی کے مطابق ہونگے [illegible]
(۶) [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سیاحت ظریف

یعنی

منشی سید [illegible] حسین صاحب ظریف لکھنوی کا منظوم سفرنامہ [illegible] اور شاعری کی [illegible] قیمت فی جلد [illegible] بذریعہ وی پی منی آرڈر بھیجئے۔

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

مجلدات اودھ پنچ بابت ۱۹۳۰ء

چند مکمل جلدیں [illegible] موجود ہیں۔ یہ مجلدات [illegible] ظرافت و سیاست سے مالا مال ہیں۔
[illegible]
[illegible] موجود ہیں فرمائش بھیجئے۔

اودھ پنچ [illegible] اشتہار دے کر فائدہ اٹھائیے۔

منیجر

جلد ۱۶ نمبر ۱۵

مضامین

۲۷ اپریل ۱۹۳۱ء

منطق آسا بیگم کا خط نئے لاٹ صاحب کے نام

لاٹ صاحب! تم آ گئے؟ خدا مبارک کرے۔
مدت سے میرا دستور ہے جو نیا لاٹ آتا ہے اسے خط ضرور لکھتی ہوں۔ خصوصاً جب وہ آتے ہی زبان کھول دیتا اور آنکھیں بند کر لیتا ہے تو میں اسے ہندوستان کی سچی سچی حالت سے خبردار کر دیتی ہوں۔ اب چاہے وہ احسان مانے یا نہ مانے ابھی تک تو کسی لاٹ نے سو کا ساکا شکریہ بھی نہیں ادا کیا جواب دینا یا احسان مند ہونا تو دور کی چیز ہے۔ خیر مجھے اسکا گلہ نہیں مجھے تو ملک کی اور حکومت کی خیر خواہی سے کام ہے۔ دیکھو ارون کی بے مروتی۔ چلتے وقت ہر ایک سے ملے مجھ کو نا معاف کرایا اور مجھ سے منہ تک نہ پوچھا۔ کہو میرا کیا بگڑا۔ وہ سلام کہلا بھیجتے میں دعا کہلا بھیجتی جو مسافرت میں کام آتی۔ بس اللہ اللہ خیر صلاح۔ مجھے اُن سے شکایت ہے کہ انھوں نے میرے مشورہ پر کبھی عمل نہ کیا۔ اے جو میرے مشوروں پر عمل کرتے تو آج لوگ سچے دل سے انکو دعائیں دیتے۔ جب وہ تشریف لائے تو آتے ہی زمانے لگے تھے تو ریڈنگ کے قدم بقدم چلوں گا۔ میں نے خط لکھا کہ خبردار یہ نہ کرنا۔ ورنہ بدنام ہو جاؤ گے۔

لارڈ ریڈنگ نے جو کچھ کیا اس کا نتیجہ فساد نکلا۔ بات یہ ہے کہ فساد ہونے کے وقت رعایا کو حاکم کی ضرورت ہوتی ہے۔ مگر جب امن درست ہو جاتی ہے تو پھر حاکموں کے افعال پر نکتہ چینی ہونے لگتی ہے۔ وہی ہوا کہ انکے زمانے میں گاندھی جی اور حاجی محمد علی سے ان بن ہو گئی۔ جتنے یکسوئی کے خیالات ملک میں پیدا ہوئے تھے سب گیلی لکڑی کی آگ کی طرح سلگے اور بجھ کے رہ گئے۔ اگر حکومت خود غرضی پر کمر نہ باندھتی اور عقل نکلی نہ رعایا اپنے ذاتی اغراض کو مد نظر رکھ کے حکومت کی پالیسی پر جھک نہ پڑتی ہندوستانیوں کی عام شکایتوں کے مجاز اور عراق کے معاملے اور بیشتر از ہو گئے۔

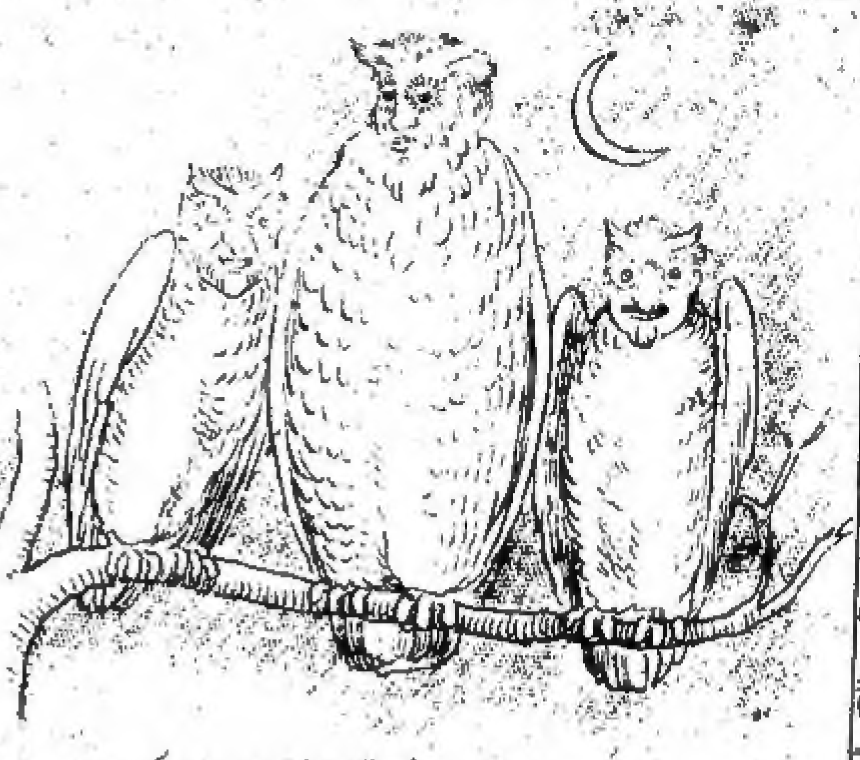
پانچ برس تک ریڈنگ صاحب کی پالیسی نے مسلمانوں ہندوؤں کو جدا تو رکھا مگر ایسی کوئی چال نہ چلے کر رعایا کو بھی ان سے کوئی لگاؤ محبت اور انس کا ہو جاتا۔ اب آئے لاٹ ارون ان کی چالاکی ہشیاری میں کوئی شک نہیں۔ جہاں تک مجھے محسوس ہوتا ہے انھوں نے کئی مرتبہ سچی محبت کا اظہار کیا۔ مگر ہائے کمبخت اگر بری ہو تو خود بخود ظاہر ہو جاتی ہے [illegible] دل سے نکلے ہوئے جملے بھولا کیا [illegible] انھوں نے کہا مجھے ہندوستانیوں سے دلی الفت ہے۔ خوشامدیوں نے کہا حضور بجا ارشاد فرماتے۔ سچائی پر مرنے والوں نے ترت سے جواب دیا اس جھوٹ میں کیا شک ہے [illegible] رہ گیا بہتا پانی بہ گیا۔ وہ گئے اپنے وطن۔ حق تو یہ ہے بارے میں دو قوموں کو لڑوا گئے۔ لڑائی اب تک [illegible] ہوئی ہے لیکن یہ چند روزہ ہے۔ کیا معنی کہ ہندو سب گاندھی جی کا کہنا مان گئے وہ چاہے آپس میں کبھی کبھی کا بگاڑ رکھیں مگر رہیں گے متفق۔ البتہ ہے مسلمان تو ان میں دو پارٹیاں ہیں ایک تو کانگریس کے ساتھ ہے اور دوسری طرف لڑنے بھڑنے والوں کے ساتھ۔ کانگریسی مسلمانوں کی جماعت روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ امید رکھنی چاہیے کہ یہ پارٹیاں بھی جو جنگ ہو رہی ہیں اتحاد و اتفاق کی ضرورت کا سبق لیں گی اور باہمی جنگ کے بجائے اتفاق ان دونوں میں ہوگا اس میں رخنہ ڈالنا بہت مشکل ہوگا اسلئے کہ باہمی جنگ کے بعد اتفاق کے نتائج انگریزی حکومت کے حق میں اچھے کیونکر ہو سکتے ہیں جبکہ یہ اعتماد [illegible] پہلے ہی سے اس [illegible] کو آج سمجھتا ہے کہ حکومت [illegible] میں [illegible] کرنے کی خود بانی ہے۔

سنتی ہوں کہ ایران کے سرکاری اصطبلوں میں گھوڑوں کی آنکھوں پر سبز عینک چڑھا دی جاتی ہے جس سے وہ زرد اور خزاں رسیدہ گھاس کو ہری گھاس خیال کر کے پیٹ بھر لیتے ہیں۔ لارڈ ارون ایک ایسی ہی سبز عینک ہندوستانی لیڈروں کو عنایت کر گئے ہیں مگر مشکل یہ ہے کہ گھوڑے اور ہندوستانی لیڈروں میں حیوان اور انسان کا فرق ہے گھوڑا عینک اتار نہیں سکتا اور انسان کو خدا نے ہاتھ دیے ہیں

نئے لاٹ صاحب تمہاری یہ کوشش ہونی چاہیے کہ جب ان ہندوستانیوں کی نگاہ پر سے یہ عینک اترے تو انھیں میدان پر ہری ہری گھاس دکھائی دے۔ ورنہ بدظنی بڑھے گی اور تمہیں لاٹ ارون سے بھی زیادہ مشکلوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ تم نے اپنی ایک تقریر میں کہا ہے کہ دیگر نو آبادیوں کے مرتبہ پر ہندوستانیوں کو پہنچانے کی سعی کروں گا یہ کوشش بہت مبارک ہے مگر ہندوستان ہے بدظن۔ بدگمانی ان دہشت پسندوں کے پیٹ سے پیدا ہوئی جن کا ارتکاب حکومت کی جانب سے لگاتار ہوتا رہا۔ سالہا سال سے ہم یہ سنتے آئے ہیں

کی انگریزی قوم ہندوستان کو ایک غیر جمہوری حکومت
بنانا چاہتی ہے مگر ہم نے آنکھ اٹھا کے دیکھا تو یہ
دکھائی دیا کہ انگریزی جمہوری حکومت ایک بہت بڑی
شخصی حکومت ہے جسکو ہر وقت بے ڈھنگا سا
لباس پہنایا جاتا ہے اور پھر اصرار کیا جاتا ہے
کہ یہی جمہوری حکومت ہے۔ جب کبھی حکومت
اور رعایا میں حق حقوق کا جھگڑا پیدا ہوا تو ثابت
ہو گیا کہ شخصی ہی نہیں نادر شاہی طرز کی حکومت
ہم پر مسلط ہے۔
میں جلیانوالہ [illegible]
باغ کے سے واقعات
یاد دلا کے [illegible]
[illegible]
پسند نہیں کرتی
ہیں بہت [illegible]
سمجھتی اگر [illegible]
کہ اختیارات ہیں
حساب سے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] روز کھائے تو
کتنے دن [illegible]
افسوس ہے [illegible]
پھر اختیار [illegible]
طرح پر ہندوستانی
نہیں [illegible]
اختیارات کا تماشا ہمارے سٹیج پر ہوتا اور ہندوستانی
عابد معشوق کی راجہ اندر کی طرح اسٹیج پر خود مختار
دکھائی دیتے اور جب انھوں نے اسٹیج سے باہر قدم
رکھا تو قلعی کھل گئی۔ صاحب لوگوں نے آؤ دیکھا
نہ تاؤ [illegible] راجہ اندر [illegible] کا ایک [illegible] کر دی
[illegible] جائے گی [illegible] کی تھی ایسی ہو گئی۔
[illegible] کر رہی ہو گی۔ [illegible]
ہیں اختیار ہے۔ راجہ اندر اور پریوں سے بس؟

ایک طرف تو ہندوستانیوں کو [illegible]
بنانے کا حق ملتا ہے دوسری طرف ہم تو [illegible]
ظلم و جبر [illegible] اور [illegible] سے بچے ہوئے
تھے وہ بھی موجود ہیں۔ اگر کوئی حاکم ضد پر
ہمارے قوانین کو [illegible] اُن تقریر کرنے والوں کو
بھی جنہیں کہ قومی معاملوں پر بحث کرنے کا حق
حاصل ہے فوراً گرفتار کر کے جیل خانہ بھیج [illegible]
ہے۔ ایسے قانون کے باوجود [illegible]



قوزیری کا نتیجہ ویرانی؟ قرقر یعنی ہم اور ہماری حکومت!
"ہو ہو ہو — قرقر قر —"
"ہو ہو ہو — قرقر قر —"

اختیارات دیے ہیں اختیار کا منہ چڑھاتا ہے
معلوم نہیں کہ ہم [illegible] جانتے بھی ہیں یا نہیں [illegible]
جانتے ہوں گے [illegible] اور [illegible] کی [illegible]
ضرور پیش ہو گی۔ [illegible] دیکھو حکومت کے
قول و فعل میں [illegible] ہے یا نہیں [illegible]
ہندوستانیوں کے [illegible] ایک مرتبہ نہیں [illegible]
مرتبہ اختیارات [illegible]
غرض جب اختیار نہیں تو [illegible]

پہلی بار ہے۔ [illegible] بزرگ [illegible] گمان [illegible]
[illegible] بڑی بڑی باتوں کی [illegible]
[illegible]
کے خفیہ اجلاس کا اعلان دیکھا اور ان کے کان
کھڑے ہوئے کہ وہ پردہ [illegible] ہماری آنکھوں کے
واسطے تیار کیا گیا ہے یعنی ہم ان [illegible] سے
واقف ہو گئے [illegible] اور حکومت کے
درمیان ہیں۔ پھر انھوں نے ہندوستانیوں کی
[illegible]
کے مقابلہ میں [illegible]
[illegible]
اور ہم کتنے ذلیل ہیں
[illegible]
[illegible]
وزیر اعظم [illegible]
نکالتے ہیں اور
وزیر اعظم صاحب
[illegible]
موت دیتے ہیں
بعد ازاں انھیں
معلوم ہوا کہ [illegible]
[illegible] حکومت [illegible]
[illegible]
میں چند [illegible]
[illegible]
طرف سے نصب
کرنے کے لیے بھیجے
گئے ہیں اور ان کی [illegible] کی گئی کہ [illegible] کے
[illegible] ان کی تصویر چھاپی گئی ہے پھر انھوں نے
دیکھا کہ [illegible] منتخب ہوا [illegible]
[illegible] ہندوستان
میں [illegible] ہندوستانیوں [illegible]
[illegible] شروع کر دیا [illegible]
[illegible] ہندوستانیوں سے مشورہ لیے
بغیر [illegible] حکومت ہند [illegible]

دنیا میں جو قوم زندہ رہنا ہو۔ جس کے اندر ہی سائنس شاستری کے موجود ہونے کی ضرورت ہے۔

یہ سب بدگمانی بڑھانے والی باتیں عجیب ہیں کہتی ہوں کہ جب تمہیں ہو وہ تمہارے اس قول کے اپنے معنی لیں اور یہ سمجھیں کہ ہندوستان کو نوآبادی کے درجے تک پہونچانے کا مطلب بہر حال ہمارے خلاف ہی ہوگا۔ دیکھنے میں یہ ہوگا کہ حکومت نوآبادیاتی کو ہندوستانی معاملات میں پورا دخل دینے کا حق حاصل ہوگا وہ اُن کو ہندوستان میں حکومت کرنے کے موقعے دے گی وہ نوآبادی کے داخلی پالیسی آدمیوں کو یہاں صدر بنائے گی وہ انکو مصنوعات کے بیچنے وہ آگے وہ آگے یہ ہندوستان کی تجارتی منڈی میں نئی دکانیں کھولے گی۔ وہ انھیں ایسے ہی قانونی امتیازات سے سرفراز کرے گی جیسے امتیازات آج انگریزوں کو اہل ہند کے مقابلے میں حاصل ہیں۔ [illegible] دوستی [illegible] اس پر وضع کی [illegible] مخالفت میں نوآبادیوں نے [illegible] ہندوستانیوں کے دل میں نوآبادیوں کی طرف سے ایک [illegible] ہونے پر وہ اُن ہندوستانیوں کا بدلہ لینے پر آمادہ ہوجائیں گے جنھیں نوآبادیاں [illegible] رہ جاتا ہے۔

تمہیں چاہیئے تھا [illegible] کو بھی چاہیے پر جب [illegible] ملی ہے کہیں یہی [illegible] سے پوچھو کہ یہاں تم [illegible] دیکھو گے برطانوی نوآبادیوں نے آزادی تمہیں ہندوستان میں نظر آئیگی۔ کیا اب تو کوئی شبہ نہیں [illegible] میں نہیں [illegible] ہندوستان برٹش نوآبادی ہوجائے گا؟

ہندوستان کی آبادی جب دس برس میں [illegible] تین کروڑ کے حساب سے بڑھ رہی ہے تو خیال رکھنا چاہیے کہ [illegible] دو سالہ دوروں میں ہندوستانی [illegible] خود [illegible] لینے کے لیے [illegible] اور [illegible] سے باہر [illegible] کرے گا [illegible]

تو اسے خود حکومت یا حکومت وقت کا کوئی اور سبب جس کی مخالفت دوستی میں [illegible] کی وجہ سے اندر سے قانون شروع ہو گی چھین لے گا۔ شاعر نے اسی موقع پر کہا ہے ؎

موت مانگوں تو رہے آرزوئے خواب مجھے
ڈوبنے جاؤں تو دریا ملے پایاب مجھے

سنتی ہوں کہ [illegible] کے ایک [illegible] ہمدردی انسانی اپنی قوم سے [illegible] میں مستقل [illegible] کرنے [illegible] بڑھ جانے کی درخواست کی ہے [illegible] منافرت اور [illegible] امید نہیں ہے کہ یہ بیل منڈھے چڑھے۔ اگر ایسا ہوا بھی تو خوف ہے کہ نوآبادی وہی حرکتیں نہ کرنے لگے جو تازہ وارد یہودی آجکل فلسطین اور شام میں کر رہے ہیں۔ کیا معنی کہ ہندوستان جو بدگمانی ابھی [illegible] کوئی بات نئی تھی تو وہ بھی بڑا شبہ پیدا کرے گی۔ کیونکہ [illegible] اعتماد کا وجود [illegible] لوگوں کے دل میں ہے [illegible] کے دل میں۔ بے اعتمادی اور بدگمانی ہزار بلاؤں کی ایک بلا ہے۔ ایک طرف نوآبادیکا [illegible] قوم یا ہم [illegible] حکومت کی حمایت پر خود [illegible] دکھائینگے دوسری طرف باغیانہ خیالات رکھنے والے ہندوستانی دفاعی کارروائیوں پر مجبور ہوں گے اور ایک نئی کشمکش کا سلسلہ [illegible] ہوجائے گا۔ ادھر دیکھو تو آبادی۔ ادھر دیکھو تو بلا۔

لاٹ صاحب میں نے دوستانہ [illegible] نیک نیتی اور خیرخواہی کی راہ سے ہندوستان کا باطنی نقشہ تمہارے سامنے کھینچ کے رکھ دیا ہے میرے اشارہ کو سمجھنے کی کوشش کرو۔ جہاں تک تمہارے امکان میں ہے نئی نئی بدگمانیوں [illegible] کے اسباب قطع کرنے کی فکر ضرور کرو اور جذبات کو صاف صاف کہہ کر [illegible] سے کام نہ چلے گا۔

تم ہندوستانیوں کے دماغ و دل سے بدگمانی دفع کرنے میں کامیاب ہوگئے تو ہم سمجھیں گے کہ [illegible] لاٹ آیا تھا جس نے کچھ کام کیا ورنہ [illegible] دکھانے والے [illegible] آتے [illegible]

اور چلے گئے۔ خوشامدیوں نے ہندوستان میں انکے بت بنائے مگر آج اُن کی سنگی تصویروں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھنے والے انگلیوں پر گنے جاسکتے ہیں انگریزوں کی حکومت سوتے بھی مضبوط ہے اور شاید آئندہ بھی مضبوطی کی کوئی [illegible] نظر آئے مگر وہ حکومت ہی کیا جس کا اثر لوگوں کی گردنوں پر ہو اور دلوں پر نہ ہو۔ آخر کیا بات ہے کہ گاندھی بغیر کچھ دئیے دلیے لوگوں سے کتنا کام لے لیتا ہے اور حکومت کروڑوں صرف کرنے پر بھی لوگوں کا دل گرویدہ نہیں کر سکتی۔ [illegible] ایک بات کہوں؟ برا تو نہ مانوگے؟ کیا کوئی حکومت صرف قانون ایجاد کرکے معشوق بن سکتی ہے۔ شاید تم بھی سوال میں سوال کرو گے کہ حکومت کے واسطے معشوقیت کی ضرورت کیا ہے؟ اسلیے میں کہتی ہوں کہ وہ حکومت ہی نہیں جو معشوق [illegible] قائم [illegible] ہوں ان سب نے معشوقیت کے [illegible] پیدا [illegible] پیچھے ہونے کے بھی کوئی [illegible] تھا [illegible] اپنے مطلب کے قانون ایجاد کر لینا ہرگز نہ تھا۔

لاٹ صاحب! گاندھی کی فتح کا اصلی راز یہ ہے کہ ہندوستان کا دل انگریزوں کی طرف سے کھٹا ہوگیا ہے۔ گاندھی نے اسے امید دلایا کہ ہم تجھے اس کشمکش سے رہائی دلا دینگے۔ ہندوستان نے مرنے اور جان دینے پر کمر باندھ لی جبکہ یہ کشمکش باقی ہے مرنے اور جان دینے کا سلسلہ بھی جاری رہے گا۔ گول میز کانفرنس تو ہوئی مگر اس میں کشمکش کو دفع کرنے والی کوئی بات مجھے ابھی تک محسوس نہیں ہوئی۔ سر [illegible] اور [illegible] نے صاف صاف کہہ دیا کہ [illegible] گول میز کانفرنس کے ایک بہت بڑی جنگ کا آغاز ہوگا۔ یہ [illegible] کی دلیل ہے۔ اگر [illegible] امید ہو تو [illegible] جنگ پر آمادہ ہوتے اور [illegible] نکالنے کی جرأت ہوتی۔ معلوم ہو کہ حکومت میں معشوقیت کا جوہر [illegible]

ایک حکایت سنو۔ فرزدق عرب کا مشہور شاعر تھا...... اُس نے اپنے معشوق سے کہا

یا اخت ناجیۃ ابن سامۃ انّنی
اخشیٰ علیک بنیّ ان طلبوا دمی

(اے ناجیہ بن سامہ کی بہن تیری جفا کاری میرے لئے باعث مرگ و قاتل ہے۔ میں ڈرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرے لڑکے مجھ خون کا دعوے نہ کر بیٹھیں) تمام شعرا اس کلام پر معترض ہوئے کہ معشوق سے ایسی گستاخی؟ اول تو صاحب اولاد ہونے کے بعد عشق ہی بے معنی ہے۔ مانا کہ عشق ہے تو جان کی پروا کیوں ہے۔ اگر عشق ہے تو صبر و رضا بھی ہونا چاہیے۔ عشق کا ناز اولاد پر ظاہر ہی کیوں ہو جو کچہری میں دعوے چلے۔ عاشق تو خود حشر میں بھی قاتل کو پشیمان ہوتے نہیں دیکھ سکتا۔ غرض شاعر کمبخت کی جان عذاب میں پھنس گئی۔ اگر حکومت میں ذرا بھی معشوقیت ہوتی تو آج سر داس پٹیل اور جواہر لال نہرو کے یہ کلمے حکومت کے عاشقوں کے دل میں آگ لگا دیتے۔ بیچارا نوجین میں جان پھنس جاتی۔ مگر ان کمبخت کلمات کی گرفت کسی نے نہیں کی۔ یہ جا اس وقت حکومت کے شیدائی بنے پھرتے ہیں جو کہتے ہیں ہم ہندوؤں کی رعایا تو ہرگز نہیں ہوں گے۔ ہم گاندھی جی کے

رہنا ہے تو انگریز کیا ہے جب ہم نے پیچھے ہٹے اور مٹی کے ہو گئے۔ اس سے پہلے لاجپت رائے کے خون کا قصاص لیا گیا یعنی بھول گئے جب بھگت سنگھ کے خون کے دعوے دار نکلے ہیں لگے ہوئے ہیں۔ ایک گاندھی بیچارا ہے جو ایک طرف تو انگریز پر سینہ سپر ہے دوسری طرف اپنی قوم کا منہ روک رہا ہے۔ تیسری طرف حاجی شوکت علی اُس کی لنگوٹی کی تاک میں ہیں۔ مگر وہ اُسکی پروا نہیں کرتا اگر انگریز اُسے دشمن سمجھ کے بجا برتاؤ کریں تو وہ بھی بے در قوت۔ اگر اُسکی قوم کے شوریدہ سر اور فیصلہ خیال رکھنے والے انتقام لینے پر آمادہ نوجوان اُس کی جان کے گاہک ہوں اور اپنے ہاتھ سے کانٹا کے اُسے ہٹانا چاہیں تو وہ بھی بے در قوت اگر میاں کی تلوار منھ پر آئے دیکھ کے سپر بنا بیٹھا خود قتل ہے۔ آگ لگی ہو تو پانی ہم بیچ بچانے والے کی ٹانگ پکڑو لینا بھی حماقت۔ اور جو شخص خود ہی قید لباس کی ضرورت نہ سمجھتا ہو یا اپنے شہوانی قوت کو فنا کر چکا ہو اسکی لنگوٹی چھیننا بھی فضول ہے۔

بس لاٹ صاحب۔ مجھے جو کہنا تھا میں کہہ چکی۔ میں نے ہندوستانیوں کے خیالات کہہ دیئے اور ان خیالات سے جو غلط نتیجے پیدا ہوں وہ بھی گنوا دیے۔ تم خود ہوشیار ہو۔ تو آؤ دیوں کی ٹھنڈی ٹھنڈی نرم نرم حبس ہوا کی نے جو چلے آرہے ہیں۔ تم ان باتوں پر اچھی طرح غور کرو۔ باقی ضرورت ہوگی تو پھر قلم کو تکلیف دوں گی۔

راقمہ

تمہاری اور حکومت کی خیر خواہ مغلانی آنند بیگم

پنچ بل خدا۔ خدا بل پنچ

اللہ میاں سے بات چیت

(تتمہ نمبر ۱۱ - جلد ۱۶)

ہمارے آخری نبی سے پروردگار نے جلالی اور جمالی دو صفات کہہ دی ہیں ... اور صفات کے معانی بھی بیان فرما دیے مثلاً یہ کہ میں جبار ہوں مگر بھی ظلم نہیں کرتا ہیں گمراہ ... یہ معنی نہیں ہیں کہ شیطان کی طرح خود اکانٹرا کہاں ہوں۔ سلب توفیق گمراہی کی موجب ہے۔ ... نے نبی صاحب نے تو اللہ میاں کے بھید اچھی طرح کھول دیے یعنی وہ اغوا اور فریب بھی کرتے ہیں جو ... صفحہ ... (مکاشفہ) میں ہے۔

"نماز کے متعلق پوچھا تو جواب ملا اب تجھکو بھی ضرورت نہیں کیونکہ میں نے تجھکو اپنا ولی بنا لیا ہے"

یہ وصف (اغوا و فریب) ایسا وصف ہے جو نبی آخر الزماں کے



رفت گیا - آمد آیا

"امن و امان تو لیجیے: رون - آپ کیا لے کے آئے ہیں؟"

"بیگم! پیام محبت - نو آبادیوں کی جانب سے جو دوستی کی درخواست کسو کچھ نقش ... ہے؟"

سمن بغرض انفصال مقدمہ

[illegible]

جائداد

[illegible]

مہر عدالت

دستخط حاکم عدالت انگریزی

سمن بغرض انفصال مقدمہ

[illegible]

مہر عدالت

دستخط حاکم عدالت انگریزی



مہر عدالت

دستخط حاکم عدالت انگریزی

[illegible]

بھی کبھی واضح ہوتا تھا۔ فرماتے ہیں:۔
"میں نے تلاش میں قضا کردیں۔ اسکے بعد بلاوا
کیا جاتا ہے میرا ایک صفت ہے نیاز بھی ہے۔
عرض کیا جاتا ہے جس وقت جا کر ہم نے یہ کہا کہ
حافظ کا مسکر ہیا ہوا اسلئے سمجھا سے
جاتا ہے ہیں۔ قرآن کہتے ہیں کہ مجھے کہا گیا
دوور اصل میری صفت مطلق کا عمل تھا میں نے
کہا عمل تو شیطان کا ہے جواب ملا ہاں۔ پھر تو
میں نے بہت ہی حیرت کے ساتھ کہا کہ یکا یک
یہ اور مجھ سے جدا ہے۔ شیطان بیچ میں
کیسے آگیا جواب ملا شیطان یہاں کہاں ہے وہ بھی
در اصل میری صفت مطلق کا ایک پرتو ہے۔ جو کچھ
کرتے ہیں ہم کرتے ہیں چونکہ لعنت وقت جاری ہے
کے ... ہو جیسے
... شیطان پر بنا رکھا ہے"

یہ عبارت دیکھکے ہم کو نواب اقبال الدولہ مرحوم کی
ایک حکایت یاد آگئی۔ نواب موصوف خاندان شاہی

سمن بغرض قرارداد امور تنقیح طلب

مقدمہ نمبر ۵ سنہ ۱۹۳۱ء

عدالت جناب منصف صاحب بہادر سیتاپور بمقام سیتاپور
راجہ بہادر سیتا ... سنگھ ... ساکن ... پرگنہ ... مدعی

بنام

معین الدین ... ولد ... مدعا علیہ
بنام ... ساکن ... پرگنہ ...
تحصیل ... ضلع سیتاپور

واضح ہو کہ مدعی نے تم پر ایک نالش بابت ... دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ بتاریخ ... ماہ ... سنہ ۱۹۳۱ء وقت ۱۰ بجے دن اصالتاً یا معرفت وکیل ... مقدمہ کے حال سے بخوبی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دعویٰ مدعی کا ... کرو اور تم کو واجب ہے کہ ... جملہ دستاویزات کو جن پر تم ... اپنی جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔
مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بعدم حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔
آج بتاریخ ۲۳ ماہ اپریل سنہ ۱۹۳۱ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم ... انگریزی

مہر عدالت

تنبیہ۔ ... گواہوں کو ... بیان تحریری ... ہو ...

وقت حاضری ... ۱۰ بجے ...

اودھ سے تھے۔ سلطنت کے وارث ہونے کے باعث انکے ساتھ حکومت وقت کا برتاؤ اچھا تھا چنانچہ بہ زیارات امام حسین کے جانے سے وطن چھوڑ کے عراق میں رہنے لگے۔ کرنسی کی دولت ان کے پاس تھی تمام عراق کے بدوی اور حضری ان کے محکوم ہوگئے۔ ترکی سلطنت نے بھی انہیں ہاتھوں ہاتھ لیا۔ سلطنت ان کا اس درجہ ادب کرتی تھی کہ عراق کے گورنر کے پروانہ تقرر میں اقبال الدولہ کا احترام بھی شرط لازم قرار دے دیا گیا تھا۔

مرحوم اقبال الدولہ آدمی خوش طبع تھے۔ انہوں نے ایک بدوی بڈھے کو نے کثیف عرب کو نوکر رکھا اور اسے "ابو ی" (میرے باپ) کا لقب عنایت کیا۔ مدتوں اس باپ کی وجہ تسمیہ لوگوں پر نہ کھلی۔ اور نہ کسی کو پوچھنے کی جرأت ہوئی مگر ایک تازہ وارد ترکی ... ایک روز جرأت کر بیٹھا کہ حضرت آپ جیسے مہذب آدمی ہیں میں نے سنا ہے کہ آپ یہاں تشریف لائے ہوئے تھے آخر اس عرب اور آپ سے رشتہ ابوت و بنوت کیونکر قائم ہوا۔ اقبال الدولہ نے جواب دیا۔ ترکی دولت ہونے کے باعث ہزاروں آدمی مجھ سے اغراض وابستہ رکھتے ہیں۔ عربوں کا قاعدہ ہے کہ جب انکی غرض کسی سے پوری نہیں ہوتی تو اُسے گالیاں دینے لگتے ہیں۔ انکی زبان پر ایک گالی بہت چڑھی ہوئی ہے "لعن ابوک" (لعن اللہ ابوک) خدا تیرے باپ پر لعنت کرے۔ اسلئے میں نے اپنے لیے ایک عربی باپ تجویز کرلیا ہے کہ جتنی لعنت ہے سب اسی باپ پر جو عربوں کا

ہم تو تم ہے پڑتی رہے اور میرا حقیقی باپ جو لکھنؤ میں قبر کے اندر سو رہا ہے بچ جائے گا

اگر ہم جناب میر شمس الدین علی صاحب سلمہ جنگل باشندہ صدر انیلا سیتا کا ... دیکھیے تو اقبال الدولہ کی چارسازی ہماری نگاہ میں ہمیشہ ایک مطائبہ بافراط سے زیادہ درجہ حاصل نہ کرسکتی۔ آج معلوم ہوگیا کہ یہ فعل عین اخلاق الٰہی (معاذ اللہ) کے مطابق تھا شیطان کی علت آفرینش بہت اہم ہے۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ نئے نبی صاحب کو خدا سے بغیر واسطہ صاحبت کا شرف حاصل ہونے کے بعد بھی نبی آخر الزماں کے وسیلے کی ضرورت باقی رہی موسیٰ کو کسی دوسرے نبی کی شفاعت درکار نہ ہوئی کیوں؟ اسوجہ سے کہ موسیٰ کا شرف یہ تھا:۔

אשר ידעו יהוה פנים אל פנים

(استثنا ۳۴:۱۰)

یا نبیم ایل پانیم۔ (الذی یدعو اللہ تعالیٰ نفس۔ جو کہ خدا سے منہ در منہ باتیں کرتا تھا)۔
علے ہذا القیاس آخری پیمبر بھی کسی رسول کی شفاعت سے آزاد رہا۔ کیوں؟ اسلئے کہ حضرت بھی خدا سے ہم کلام ہوتے تھے چنانچہ قرآن کا سیاق عبارت خود ہی اس بات کی پوری تصویر بتا رہا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اشریان سے یوں روبرو گفتگو ہوتی رہے تو پھر کسی شفیع کی احتیاج فضول ہے جو جا اکہ دیا اور جو سنا وہ گرہ میں باندھ رکھا۔

کتاب مکاشفہ چھوٹے چھوٹے ۱۶ صفحوں پر مشتمل ہے

جس سے پہلے مصنف کے نام اور خلیفہ کے نام
نے لیا باقی حاشیے اس کے کل معروف ہوئے
ہیں جو اسٹر میاں کی جانب منسوب کی گئی ہے۔
خاص یہ جانے کہ ایسے نبیوں کی فہرست تو نامکمل ہے
باقی رہے گی سنوسی نبیوں کی جو عباسیوں رشید عباسی
میں ہوئی تھی مگر وہ سب بھی اپنے قتل سے تائب
ہو گئے۔ ہم نے کسی سابق مضمون میں ان دعویداروں کا
ذکر کیا ہے آج دو کا تذکرہ کتاب نوادر قلیوبی سے
نقل کرتے ہیں۔

ایک صاحب کو نبوت کا خبط ہوا خلیفہ نے ان کو
جیل خانہ رکھا۔ چند روز کے بعد بلا کے پوچھا کہو
کوئی تازہ وحی تو نازل نہیں ہوئی؟ جواب ملا چلا
کہیں آپ کے قید خانے کے قریب فرشتے بھٹک سکتے ہیں؟
جنسی میں بات ٹل گئی۔ دوسرے صاحب نے دعویٰ کیا
ان سے معجزہ طلب کیا گیا۔ نبی صاحب نے تمامہ
(مصاحب خلیفہ) سے ارشاد کیا "اماں تمہاری بیوی تم اپنی
جورو کو طلاق دو میں تمہارے سامنے اس سے یہ فیصلہ
کروں گا۔ تھوڑی دیر میں جاندار بچہ ہو کے میری نبوت
کی گواہی دے گا" تمامہ گھبرا کے بول اٹھا "حضرت میں
آپ پر ایمان لایا" خلیفہ نے ارشاد کیا "کمبخت کیا جلدی
تو ایمان لایا" تمامہ دست بستہ عرض رسا ہوا کہ حضور
ذرا دیکھئے کتنی آسانی سے یہ شخص میری جورو کو گالیاں بنا
اور کتنی ڈھٹائی سے میرے سر پر حملے پر آمادہ ہوا اگر
ایسے نبی پر ایمان نہ لاؤں تو ممکن ہے کہ حضور بھی معجزہ کے
شوق میں بیوی کی جورو اس ملعون کے حوالے کر دیں"

پھر جنسی ہوئی اور توبہ پر معاملہ ختم ہو گیا۔
اس کتاب میں جیسے جیسے لاکھ ... حل کیے گئے
ہیں ارادہ ہے کہ ہر مسئلہ پر قاری کا حل کیا جائے۔

موج تبسم

حضرت شوکت تھانوی کے چند لطیف مضامین کی ایک
صورت میں چھاپے گئے ہیں کتابت طباعت خوبصورت اور لکھائی
چھپائی ... ہے یہ پہلا حصہ ہے۔ دوسرا حصہ بھی
عنقریب تیار ہو جائے گا۔

شوکت صاحب کا نام اشاعتی اور ادبی گروہ
میں خاصی شہرت رکھتا ہے۔ آپ ایک خوش طبع
لطیفہ سنج نوجوان ہیں اور بڑی بات یہ ہے کہ دوسرے
انشا پردازوں کی طرح خاص طرز کی ایجاد میں
آپ نے اردو زبان کا انحراف نہیں کیا۔ سیدھے
سادے الفاظ۔ چھوٹے چھوٹے جملے ہیں۔ جن میں
سلیس ... تفریح طبع کافی موجود ہے۔ تہذیب کا
دامن ہاتھ سے نہیں چھوٹتا۔ اس وحشی عہد میں کون ہے
جسے دل بہلانے اور غم غلط کرنے کی ضرورت نہیں لہٰذا
امید ہے کہ یہ تذکرہ بھی ملک میں مقبول ہو گا قیمت
مجلد ... غیر مجلد ... منیجر تسنیم بک ڈپو لکھنؤ سے مل سکتا ہے۔

وردا کرشنا سو

شہر بینائی پر تبصرہ کرتے ہوئے ہمیں یہ سمجھنا ہے کہ کیسی
مقوی جیسا ہوا شربت یاد آ گیا جس کا نام ہے ...
ہم کوئی دوا تجربۃً خود استعمال نہیں کرتے ہیں یقین
دلایا گیا کہ یہ ... کا مخلوط شربت ہے۔ ہم نے ایک
دوست سے فرمائش کی کہ تجربہ کے بعد اس کے فوائد سے
اطلاع دیں۔ ان کا بیان ہے کہ شربت کوئی ایسا
خوش ذائقہ تو نہیں لیکن اس کے استعمال سے اجابت
کھل کے ہوتی ہے اور یہ مقوی بھی ہے۔ ایک بوتل
میں صرف اتنا ہی تجربہ ہوا اجابت کا تنقیہ کے ساتھ
ہونا ... مرض کا علاج ہے اسی لئے ہم کہہ سکتے ہیں
کہ اشتہار میں جو منافع مشتہر نے درج کیے ہیں وہ
اصلیت سے خالی نہیں۔

خدا تمہیں تھانے دار کر دے

ابو مجاہد پرشاد صاحب بیرسٹر ... رئیس شیخ ...
لکھنؤ کے اجلاس پر نواب ... صاحب مرحوم کا مقدمہ
پیش ہوا۔ نواب کا لڑکا انہی کا ... تھا ...
تنخواہ اور پرانی وضع کا نباہ۔ بیمار صاحب کے تحت
میں آ گئے۔ حکایت بڑی ہے اور مختصر ...
جج نے نواب صاحب کو جب ...
باندھ رہا ہے اور تسبیح ... اجلاس کی طرف
دلیرانہ تیور حاکم پر نظر کرتے رہے کی تاکید کرتے
اور جلدی سے تمام مقدموں کی حقیقت ...
آمادہ ہو گئی۔ نواب اپنا ... کو رکھ کے بولے
کیونکر مگر تسبیح گنتے ہیں اجلاس تک ...
پڑھتا ہوں (نیچے ہیں حاضر ہوں)

عدالت: کیا آپ فلاں شخص کے مقروض ہیں؟
نواب نے گھونٹ بھایا۔ ادھر لکھے پڑھا تمہارے کمائے
اس لگے گا بائی۔

عدالت: تو پھر اس سے مصالحت کر لیجیے۔
اب تسبیح لوٹ گئی ... فرمایا: میاں یہ ٹیڑھی بات ہے
ساری تنخواہ لے لیتا ہے۔ تم جانو دسی روپیہ کی
اوقات۔ اس میں سارا شہر گھر کا۔ چلا قیم۔ پھر کرایہ
تانبا کو۔ پھر صاحبوں کی تنخواہ کہاں سے لاؤں جو
اس موذی کا پیٹ بھرے۔

عدالت: اچھا تو پھر قسط بندی کر دیجیے۔ دس روپے
ماہوار......"

نواب (ڈر کے) نہیں نہیں۔ ضیا مر جاؤں گا
(قہقہہ)۔

عدالت: خیر پانچ روپیہ ماہوار بغیر سود کے
دیا کیجیے ۲۲ مہینے میں قرضہ پاک ہو جائے۔
نواب خوش ہوئے دعا دیتے بائیں ... کے
اللہ تمہیں تھانے دار کر دے۔ اے جی"

سنتے ہیں کہ ہمارے پرانے دوست عبدالوارث
کو سینٹ انڈریوز یونیورسٹی کی جانب سے ڈاکٹر
آف لاء کی آنریری ڈگری ملنے والی ہے۔
بھلا دیکھیے تو سہی جو شخص ڈاکٹر آف لاء اور انسپکٹر
دفاتر ... نہ ہو اسے ڈاکٹر آف لاء کہنا جب
کسر شان ہو یا نہیں۔ جیسا کہ ایک جج کو تھانہ دار
ہو جانے کی دعا دینا۔ یا سید جی کو خانصاحب
صاحب کہنا۔

معذرت

جس کا ایک ... لوٹ گیا ... دوبارہ ...
اور اشاعت میں ... کی تاخیر ہو گئی ...
لہٰذا آپ ... جا بجا ...
منیجر

باتھ کنگن کو آرسی کیا ہے؟

اگر آپ اشتہاری ادویات ... [illegible] ... فروش طبیبوں کے ہاتھوں اپنی کمائی ... [illegible] ... مایوس ہوچکے ہیں اور ... [illegible] ... حاصل کرنا یا ... [illegible] ... آپ نامور تجربہ کار کامل الفن اور حذاق اطبا کے مشورے سے بلاواسطہ فیض فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ایک کارڈ لکھ کر دواخانہ معدن الادویہ کی جدید فہرست طلب فرماکر فائدہ اٹھایئے اور دوسرے بھائیوں کو بھی نفع پہنچایئے تمام خط و کتابت صیغہ راز میں رہتی ہے۔

المشتہر: مینیجر دواخانہ معدن الادویہ وکٹوریا اسٹریٹ لکھنؤ

طلسمی پریس

چونکہ یہ پریس کسی خصوصیت کا محتاج نہیں اور نہایت ہی سادہ ... [illegible] ... ہر شخص ... [illegible] ... ایک منٹ میں تنہا خود چھاپ سکتا ہے ... [illegible] ... حکام بالا نے ... [illegible] ... موجود ہیں ... [illegible] ... نہایت مفید ہے۔

[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

پریس ... [illegible] ... ذیل سے طلب فرمایئے

پتہ: مینیجر طلسمی پریس شہر میرٹھ

فرشتہ بہشت کا پیغام

بیماری اور کمزوری کی زندگی بھی دوزخ کی سی تکلیف رساں ہے۔ اگر آپ بیمار اور کمزوری تو تنگ ... [illegible] ... کریں۔ یہ گولیاں فرشتہ بہشت کا کام ... [illegible] ... تبخیر اور بدہضمی ... [illegible] ... سرعت انزال ... [illegible] ... کی تکلیف سے نجات دلاکر ... [illegible] ... کی طاقت و توانائی و قوت ... [illegible] ... کے لذت دنیوی سے مالا مال کردیں گی۔

قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ ... [illegible] ... چار روپیہ علاوہ محصول ڈاک

ویدیہ شاستری جام نگر کا ٹھیاواڑ

ایجنٹ: ... [illegible] ... کوچک لکھنؤ

مشاہیر گذشتہ ۳۰ سال کا آزمودہ گورنمنٹ ہند ... [illegible] ... سے رجسٹری شدہ

سدھا سندھو

حسب ذیل امراض کی تیر بہدف دوا ہے۔ جو گرہست گھر میں جب ہر وقت پیدا ہوسکتے ہیں۔ مثلاً ہیضہ۔ کھانسی۔ زکام۔ ... [illegible] ... سنگرہنی۔ ... [illegible] ... پیٹ درد۔ قے۔ دست۔ ... [illegible] ... وغیرہ ایسے ہی امراض کی بغیر کسی ... [illegible] ... کے دوا ہے قیمت فی شیشی ... [illegible] ... ایک سے دو تک ... [illegible] ... بچوں کا تندرست رہنا ... [illegible] ... والدین کے ... [illegible] ... کا باعث ہے، بیچئے آپ اپنے بچوں کو۔

بال سدھا

پلایئے۔ ایسی میٹھی و خوش ذائقہ دوا کے پینے سے بچے موٹے تازے تندرست اور طاقتور رہتے ہیں چہرہ پر سرخی اور رونق آجاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ اور محصول ... [illegible]

دورو ... کیسری

یعنی داد کی دوا

بغیر کسی قسم کی جلن و تکلیف کے داد کو جڑ سے نیست و نابود کرنے والی یہی ایک دوا ہے قیمت فی شیشی ... [illegible] ... محصول ایک سے دو تک ... [illegible] ... ایک درجن خریدنے پر قیمت ... [illegible] ... محصول معاف۔

ہماری ادویات سب دوا فروشوں کے پاس ملتی ہیں

منگوانے کا پتہ: سکھ سنچارک کمپنی متھرا

شاہی سرمہ

(تیار کردہ ... [illegible] ...)

اس سرمہ میں عجیب و غریب صفت ہے کہ تندرست آنکھوں کی روشنی بڑھاتا ہے اور آنکھوں کی ہر قسم کے مرض کو دور کرتا ہے۔ ... [illegible] ... قیمت فی شیشی ... [illegible] ... ایک درجن کے خریدار کو ایک شیشی مفت و محصول ڈاک معاف۔

ملنے کا پتہ: مسری ... [illegible] ... سوامی نگر نمبر ... [illegible] ... باغ۔ آگرہ

سودا جیسے مل گیا

... [illegible] ... اصول تجارت ... [illegible] ... بزنس ہوم لمیٹڈ ... [illegible] ...

بزنس ہوم لمیٹڈ بمبئی نمبر ۹

[illegible]

غذائے روح

معدن النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے حق حج ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کی طرح ٹھمروں کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تا حال سنگیت کے جزو علمی پر

اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی ٹھمریاں و ہوریاں کا نقشہ کتاب کھینچ دیا۔

اُستاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار ہیں ہزاروں کی ذخیرہ ٹھمریاں و ہوریاں اس کتاب میں انہی کے نقل کی گئی ہیں لطف یہ کہ اگر آپ ٹھمر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب میں لکھ دیئے گئے اسی طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جس طرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں ان کے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ ناز بھی آپ کو اس کتاب میں ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے ہزاروں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا تمام ہندوستان کے اُستادوں کا سرمایہ ناز اس میں موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ۔ محصول ڈاک ہر حال ذمہ خریدار۔ ۱ ... منیجر اودھ پنچ لکھنؤ